مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیّج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سیّد ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سیّد محمد شبّر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ———— مہیج الاحزان

نام مولف ———— آغائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ———— مولانا سید ظلِ حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ———— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ———— ۱۰۰۰

کتابت ———— حضرت کیلیانوالہ

مطبع ————

ہدیہ ————

ناشر ————

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

دوسری مجلس

حضرت سید الشہداء علیہ السلام کا مکہ سے بسوئے عراق سفر اور ورود کربلا

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَتَہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْظَمَ شَعَائِرَ الْاِسْلَامِ وَ اَکْرَمَنَا بِالْاِرْشَادِ اِلَی الْحِلِّ وَ الْحَرَامِ وَتَفَضَّلَ عَلَیْنَا بِالرُّکُوْنِ اِلَی الرُّکْنِ وَلِلْمَقَامِ وَجَعَلَ لَنَا حَرَمًا آمِنًا وَحِصْنًا لِلْاَنَامِ وَکَھْفًا لِصُرُوْفِ الْاَیَّامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَشَرَّفَ بِہِ الْبَیْتُ وَ الْحُطَامُ وَ اسْتَقَامَ بِہِ الرُّکْنُ وَ الْمَقَامُ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ حَقَائِقُ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَبَوَاطِنُ الْحَجِّ وَالْاِحْرَامِ خُصُوْصًا عَلٰی مَنْ بَذَلَ مُھْجَتَہٗ سَعْیًا اِلٰی رِضَاءِ رَبِّہٖ وَمَوْلَاہُ وَفَدٰی اَھْلَہٗ وَعِیَالَہٗ وَاَوْلَادَہٗ حِفْظًا لِمَشَاعِرِ الْاِسْلَامِ لَمَّا ھُوَ اَقْصٰی مُنَاہُ الَّذِیْ اَنْ عَجَزُوْہُ عَنِ الْاَھْلِ وَالْاَوْطَانِ وَضَیَّقُوْا عَلَیْہِ الزَّمَانَ وَالْمَکَانَ فَقَتَلُوْہُ وَاَصْحَابَہٗ کَالْاَضَاحِیْ وَنَصَبُوْا رَاْسَہٗ عَلَی الْعَوَالِیْ وَ

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط

(سورہ آل عمران آیت ۹۷)

اور جو اس گھر میں داخل ہوا امن میں آگیا۔

حرم خدا جائے امن ہے۔ اس میں پناہ لینے والوں کے لیے امن و امان ہے۔ یہاں تک کہ اس میں درخت کاٹنا گھاس تراشنا، وغیرہ ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا ہے کہ

كُلُّ شَيْءٍ يَنْبُتُ فِي الْحَرَمِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا مَا اَنْبَتَّهٗ اَنْتَ اَوْ غَرَسْتَهٗ۔

ہر وہ چیز کہ جو حرم میں زمین سے پیدا ہو۔ تمام لوگوں پر حرام ہے اگرچہ خود کاشت ہو یا درخت زمین میں لگایا ہو)

یہاں تک کہ کسی درخت کی جڑ حرم سے باہر ہے اور اس درخت کی شاخ حرم کے اندر ہے اور ایسا درخت کہ اس کی اصل (جڑ) حرم میں ہے اور شاخیں باہر ہیں۔ اس کا کاٹنا بھی حرام ہے۔ وارد ہوا ہے کہ گرا پڑا سامان اٹھانا بھی حرام ہے۔ مگر ایسی حالت میں جب کہ اس چیز کا مالک فریاد کر رہا ہو۔ شکار مارنا بھی حرام ہے۔ پس کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا دونوں حرم خدا کی (خانہ کعبہ اور مسجد) کی حرمت ظاہر کر رہے ہیں۔ اور اس پر علماء کرام کا اجماع ہے۔ عملیہ کی کتابوں تفصیل ملاحظہ فرمائے۔ بہر حال خانہ کعبہ کی حرمت اور تقدس برقرار رکھنا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ جو اس میں داخل ہوگیا وہ مامون و محفوظ ہے لیکن دشمنان دین اور یزید بن معاویہ کے گماشتوں نے نواسہ رسول خدا حضرت امام حسین علیہ السلام کو جو بہ نص رسولؐ خدا رہبر و امام امت ہیں۔ حرم خدا میں بھی امن سے نہ رہنے دیا۔ بلکہ

حاجیوں کے لباس میں لوگوں کو فرزند رسولؐ خدا کو قتل کرنے کے لیے بھیج دیا۔
یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام حج کو عمرہ سے بدل کر آمادۂ سفر کوفہ و عراق ہوئے۔ حالانکہ حضرت امام حسینؑ وارث کعبۃ اللہ ہیں۔ اور حضرت محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میں کائنات خلق ہوتی ہے۔ اور ان کی ولایت کا اقرار کرنے پر آب تلخ کو شیرینی عطا ہوئی۔ اور کائنات میں جس چیز نے ان کی ولایت کا اقرار کیا اسے اس کی نوع کے اعتبار سے درجہ عظیم عطا ہوا ہے۔
حضرت باب مدینۃ العلم علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے میری ولایت جب زمین پر عارض کی پس زمین کے جس حصّے نے میری ولایت قبول کی خدا اسے پاک و پاکیزہ قرار دیا اور وہاں کی نباتات کو حواس عطا کیا اثمار میں لذت عطا کی۔ اور پانی کو شیرینی عطا کی۔ اور جس قطعۂ زمین نے میری امامت و ولایت سے انکار کیا۔ تو اس خدا نے اس زمین کو شور اور وہاں کی نباتات کو تلخی دے دی۔ ایک دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ سب سے پہلے جس زمین کے حصّے نے ہماری ولایت قبول کی ہماری امامت قبول کی وہ زمین مدینہ طیبہ ہے۔

پس خداوند عالم نے زمین مدینہ کو حرم رسولؐ خدا قرار دیا۔ اور جاۓ دفن گردانا (از مترجم یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حرم خدا یعنی کعبہ سے بسوئے مدینہ کہ وہ آپؐ کا حرام اقدس ہے ہجرت فرمائی) اس کے بعد زمین کوفہ نے ولایت کو قبول کیا تو خداوند عالم نے اس قطعہ زمین کو برگزیدہ کیا۔ اور اسے حرم حضرت شاہ ولایت علی المرتضیٰ علیہ السلام قرار دیا۔ اور جاۓ دفن قرار دیا۔ اور یہ حرم ہے۔ مثال کعبہ ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے مدینہ سے بسوئے کوفہ ہجرت کی۔ اور اسے دارالخلافہ

نظامت اسلامیہ قرار دیا۔ اور عالم تشیبیہ میں حرم امیر المومنین اور حرم خدا میں وجہ شبیہ پائے جاتی ہے اس طرح کہ حرم خدا میں شکار کرنا حرام ہے، اور یہاں حسنؑ و حسینؑ اور اولاد علی علیہ السلام میں جن کی حرمت و تقدیس و مودۃ سب پر فرض ہے حتیٰ کہ نجف اشرف میں روضہ علی مرتضیٰ میں جو کبوتر اڑتے رہتے ہیں ان کا شکار ممنوع ہے اس حرم علیؑ کے اہلحرم حسنؑ و حسینؑ ہیں جو کہ ذریت رسول خدا ہیں۔ پس ان کی مودۃ واجب فرض ہے۔ قرآن مجید میں خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط

(سورۃ الشوریٰ آیت ۲۳)

اے رسولؐ تم کہدو کہ میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابتداروں کی محبت کے سوا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا)

علاوہ اسی آیہ مجیدہ کے آنحضرتؐ اپنی حیات مبارکہ میں برابر اپنے اہلبیت وعترت کے بارے میں اپنی امت کو وصیت فرماتے رہے کہ ان کی محبت اختیار کرنا ان کی حرمت کی حفاظت کرنا۔ لیکن دشمنان دین نے حرم ہائے خدا اور رسولؐ و علیؑ کی ہمیشہ بے توقیری کی، حرمت کو ضائع کیا، شکار کو مارا، درختوں کو کاٹا۔ حرم کعبہ کو لوٹا اور غارت کیا۔ امام حسنؑ جو حرم رسول خدا میں مثل صید تھے کہ جس کا شکار کرنا حرام ہے۔ آپ کو زہر دیا گیا۔ اور صید دیگر یعنی امام حسینؑ کو حرم رسول خدا چھوڑنے پر مجبور کیا اور آپ حرم خدا سے بھی نکلنے پر مجبور کئے گئے۔ ؎

؎ آں صاحب حرم چہ توقع کنند باز

آں ناکساں کہ تیر بصید حرم زدند

یعنی کہ صاحب حرم کو باز سے کیا توقع ہو سکتی ہے کہ وہ حرم میں شکار نہ کرے

جب کہ کمینے اور نالائق لوگ حرم خدا میں شکار کی طرف تیر پھینکتے ہیں یعنی کہ باز کا تو کام ہی شکار کرنا ہے وہ شکار کرے تو کیا تعجب اس سے شکار نہ کرنے کی توقع بیکار ہے جب کہ نام نہاد مسلمان حرمت کعبہ برقرار نہ رکھیں۔ (اور صاحبان حرم خدا یعنی علیؑ وحسنؑ وحسینؑ کو شہید کریں) ہاں جو حرم میں داخل ہو جائے اسے پناہ دینی چاہیئے چہ جائیکہ اس کو حرم خدا میں قتل کرنے کے درپے ہوں۔ پس امام حسین علیہ السلام نے ناچار ہو کر کعبہ سے ہجرت کی اور حج کو عمرہ سے بدلا عازم سفر کوفہ ہوئے۔ لیکن وارد کربلا ہو کر سفر تمام کر دیا۔ حالانکہ امام حسین علیہ السلام حرم خدا میں اس طرح محفوظ رہتے جیسے کبوتر حرم۔ حرم خدا میں مامون و محفوظ رہتا ہے۔ آپ کا اموال واسباب نقطۂ حرم کی طرح ہے جس طرح حرم میں گرا پڑا سامان اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اسی مال امام حسینؑ کو لوٹنا کیا معنی؟ مگر نام نہاد مسلمانوں نے کربلا میں اموال امام حسینؑ کو جی بھر کے لوٹا اور ان کے اہلحرم کی چادریں لوٹیں سکینہ خاتون کے طمانچہ لگائے۔ اور پردہ داروں کو بے چادر کیا۔ اولاد رسولؐ خدا پر کربلا میں قیامت گزر گئی۔ اور ان کو اسیر بنا کر شہر بشہر تشہیر کیا۔ یا رسولؐ اللہ قبر مبارک سے باہر تشریف لائے۔ ذرا کربلا میں دیکھیئے کہ آپ کی اولاد پر کیا کیا مصیبتیں گزر گئیں۔ اور بنی امیہ کے ظالموں نے انہیں نشانہ ظلم وستم بنا ڈالا بعض بچے شہید ہو گئے۔ بعض نے صحرا کا رخ کیا اور موت کی نیند سو گئے۔ اور آپ کی نواسیاں رسن بستہ اسیر ہوئیں ؎

هذا الحسین بها عضر الثری   فی ملة خرایه تسیح دمائها

یہ آپ کا حسینؑ، آپ کا میوۂ دل، راحت جان حسینؑ ہے کہ جو خاک وخون میں غلطان ریگ گرم پڑا ہے۔ لباس مبارک پارہ پارہ ہے ایسا نظر آتا ہے کہ عبائے خونی زیب تن ہے۔ بدن مبارک لہولہان ہے۔

مقطوع راسٍ هُشِمَّت اضلاعُہٗ عُریان من اثوابہ یُعرائہا

واحسرتاہ واویلاہ شمر ولدالحرام نے گردن سے سر مبارک جدا کر دیا ہے دونوں پہلو شکستہ ہو گئے ہیں۔ لباس تن اتار لیا گیا ہے۔ یا رسول اللہ ہوائے کربلا نے حسینؑ کو خاک کا لباس پہنا دیا ہے۔

ھذا الذی قد کنت تلثم نحرہٗ
اَمسیٰ نَحِیراً من حدود ضِبایُہا

یہ وہ ہے کہ جس کے گلوئے نازنین کے یا رسول اللہ آپ بوسہ لیتے تھے اب حال یہ ہے کہ دشمنوں نے اس کو تیروں، تلواروں اور تیروں کا نشانہ بنایا ہے اور مثل قربانی اس کا گلا کاٹ دیا ہے۔ یعنی ذبح کر ڈالا ہے۔ اور نحر بھی کیا ہے۔

مِن بَعدِ حِجرِكَ یا رسول اللہ قد اُلقِیَ طریحاً فی ثریٰ ومُغابِہا

یا رسولؐ اللہ حضور نے حسینؑ کو اپنی گود میں پرورش کیا۔ لعاب نبوت چوسایا اب چونکہ حسینؑ کو آپ سے دور کر دیا گیا ہے۔ آپ کی آغوش کے اب حسینؑ ایک گرم اور ہوائے گرم میں تپاں ہے۔

ھٰذا جثّۃُ الشریفۃُ قد غدت لِلصّافنات یجول فی اعصائِہا

یہ ظالم لوگ اس قدر ظلم پر اتر آئے کہ جسم مبارک کو پامال ستم اسپاں کر دیا۔

ونِسآؤہٗ تُسبیٰ الاماء کما تقی وتقاد فی الاغلال من اُسرائِہا

ظالم لوگ اس پر بھی راضی ہوئے یہاں تک کہ مخدرات عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ اور باقی یعنی سجاد کو طوق و زنجیر بنایا۔

یا قومُ ماذنبُ الذی فارلتَرکوا بھم الصّغارُ وتعلنوا باذائِہا

یعنی کہ اے گروہ اشرار و جفا کار اگر تمہارے زعم ناقص میں ان کے مرد گناہ گار تھے